ساتواں باپ

Eventyret om den syvende far i huset

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک آدمی سفر پر روانہ ہوا۔ بہت دور جا کر وہ ایک وسیع اور خوبصورت حویلی کے پاس پہنچا۔ حویلی ایسی شاندار تھی کہ اسے چھوٹا سا محل کہنا بہتر تھا۔ ''یہاں ٹھہر کر ستانے کا موقع مل جائے تو کیا ہی اچھا ہو''، حویلی کی حد میں داخل ہوتے ہوئے مسافر نے دل میں کہا۔ پاس ہی اس نے سفید بالوں اور سفید داڑھی والے ایک آدمی کو لکڑی کاٹتے دیکھا۔ '' آداب، بڑے میاں''، مسافر بولا، '' کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟''

''میں اس گھر کا بزرگ نہیں''، بوڑھا بولا ''باورچی خانے کی طرف چلے جاؤ اور میرے باپ سے اجازت لو!''

مسافر باورچی خانے میں پہنچا تو وہاں اسے پہلے آدمی سے بھی زیادہ بوڑھا ایک شخص نظر آیا جو چولہے کے پاس بیٹھا آگ کو ہوا دے رہا تھا۔

''آداب، بڑے میاں! کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟''، مسافر نے پوچھا۔

''میں اس گھر کا بزرگ نہیں''، بوڑھا بولا ''لیکن تم اندر بیٹھک میں جاؤ۔ میرا باپ وہاں بیٹھا ہے، اس سے پوچھو۔''

© Familieforlaget as

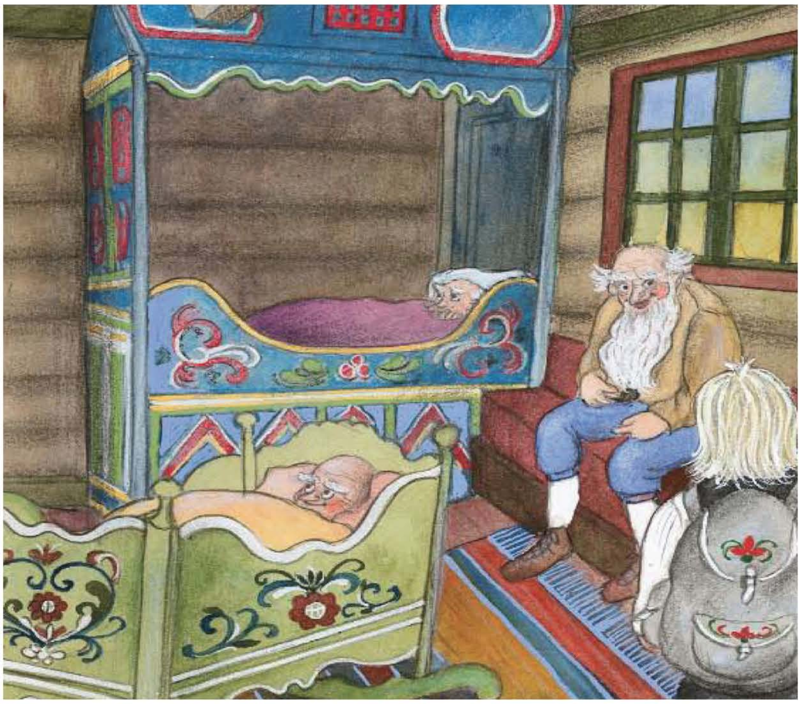

مسافر بیٹھک میں گیا تو وہاں میز پر ایک اور بوڑھے کو بیٹھے دیکھا جو پہلے دونوں آدمیوں سے بھی بوڑھا تھا۔ اس پر کپکپی طاری تھی اور اس کے دانت بج رہے تھے۔ بوڑھا ایک بڑی سی کتاب کھولے پڑھ رہا تھا اور کتاب کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے بچے کی طرح لگ رہا تھا۔

’’ آداب، بڑے میاں! کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟‘‘، مسافر نے پوچھا۔

’’ میں اس گھر کا بزرگ نہیں۔ لیکن تم میرے باپ سے بات کر سکتے ہو، وہ اندر دیوان پر بیٹھا ہے‘‘، کپکپاتے، لرزتے، دانت کٹکٹاتے بوڑھے

مسافر آگے اس شخص کی طرف بڑھا جو دیوان پر بیٹھا حقے سے شغل کر رہا تھا۔ شدید بڑھاپے سے وہ سکڑا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ اس بری طرح لرزتے تھے کہ حقے کی نال پکڑنا مشکل تھا۔

’’ آداب، بڑے میاں‘‘، مسافر نے پھر پوچھا، ’’ کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟‘‘

’’ میں اس گھر کا بزرگ نہیں‘‘، اس سکڑے، سمٹے وجود سے آواز آئی۔ ’’ لیکن تم میرے باپ سے بات کر سکتے ہو، وہ اندر بستر میں لیٹا ہے۔‘‘

مسافر بستر کے پاس پہنچا جہاں ایک بہت ہی بوڑھا آدمی لیٹا ہوا تھا۔ اس پر اس قدر بڑھاپا طاری تھا کہ اس کے وجود میں بڑی بڑی آنکھوں کے علاوہ اور کوئی چیز زندہ نہ دکھائی دیتی تھی۔

’’ آداب، بڑے میاں! کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟‘‘، مسافر نے پوچھا۔

© Familieforlaget as

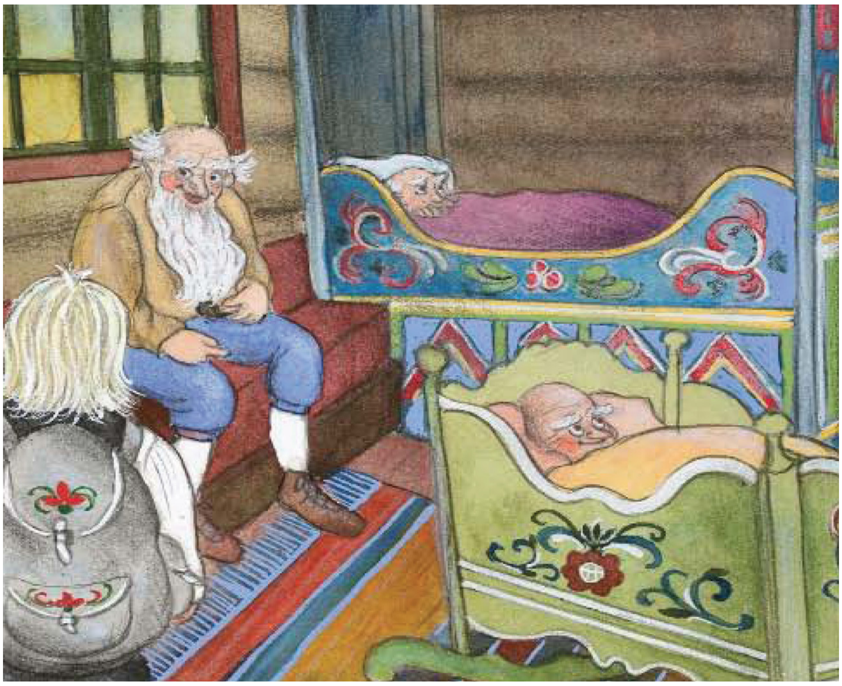

قال الرجل الرحال: "مساء الخير أيها الأب، هل يمكنني قضاء الليلة في هذا المنزل؟"

انتظر الرجل الرحال لفترة من الزمن قبل حصوله على إجابة من الرجل العجوز الذي أخذ وقتاً أطول في إتمام إجابته مردداً ما قاله الآخرون من أنه ليس الأب في المنزل وقائلاً: "تحدث إلى والدي إنه في داخل ذلك القرن المعلق على الحائط"

جال الرجل الرحال بنظره على الحائط حتى وقع بصره أخيرًا على القرن، ولكنه عندما نظر إلى الرجل المعلق فيه كان شكله لا يختلف كثيراً عن رؤية شبح له ملامح وجه إنسان

بدا لخوف على الرجل الرحال فصرخ قائلاً: " مساء الخير أيها الأب، هل يمكنني قضاء الليلة في هذا المنزل؟"

وأتى صوت من القرن كصوت عصفور القرقف الصغير، وبالكاد بدا للرجل الرحال على أنه يقول له: "أجل يا بني"

وأقاموا مائدة للطعام احتوت على أشهى المأكولات وشراب البيرة والمشروبات الروحية، وبعد أن أكل وشرب دخل إلى فراشه الوثير الناعم المعد من جلد صغار حيوان الرنة. وقد سعد الرجل الرحال لأنه استطاع في نهاية المطاف أن يجد الأب في المنزل.

© Familieforlaget as

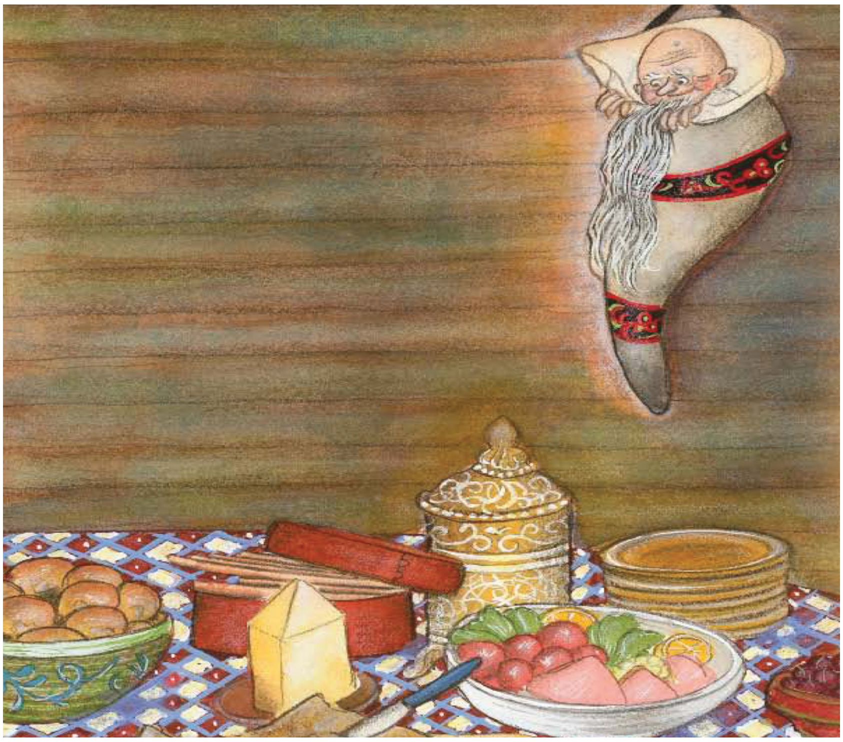

''میں اس گھر کا بزرگ نہیں۔ لیکن تم میرے باپ سے بات کر سکتے ہو، وہ پالنے میں لیٹا ہوا ہے''، بڑی بڑی آنکھوں والے بوڑھے نے کہا۔

مسافر پالنے کے پاس پہنچا تو وہاں انتہائی ضعیف آدمی کو لیٹے پایا، اس مرجھائے، سکڑے ہوئے بوڑھے کا وجود ایک ننھے سے بچے سے زیادہ نہ تھا۔ اگر اس کے گلے سے خرخراہٹ کی آواز نہ آ رہی ہوتی تو مسافر کو پتہ نہ چل سکتا تھا کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں۔

''آداب، بڑے میاں! کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟''، مسافر نے پوچھا۔
بہت دیر انتظار کرنے کے بعد اسے بوڑھے کا جواب سنائی دیا، اور جواب پورا ہونے میں بھی بڑی دیر لگی۔ جواب کیا تھا، وہی جو پہلے سب بوڑھے کہہ چکے تھے کہ گھر کا بزرگ وہ نہیں، ''لیکن تم میرے باپ سے بات کرو، وہ دیوار پر لٹکے سینگ کے اندر ہے''۔

مسافر نے سر گھما کر دیواروں کا جائزہ لینا شروع کیا، آخر اسے سینگ نظر آ ہی گیا لیکن جس شخص کو وہ سینگ کے اندر ڈھونڈ رہا تھا، وہ ایک ذرا سی انسانی پرچھائیں سے بڑھ کر نہ تھا۔

مسافر اس کی صورت سے گھبرا کر چیخ اٹھا: ''آداب، بڑے میاں! کیا مجھے اس حویلی میں رات گزارنے کی اجازت مل سکتی ہے؟''۔

سینگ میں سے ایک ہلکی سے پھونک جیسی آواز آئی جو کچھ ایسی تھی: ''ہاں، بیٹا!''

اور اسکے ساتھ ہی کمرے کے اندر ایک میز آ گئی جس پر مزے مزے کے کھانے اور شرابیں سجی ہوئی تھیں۔ مسافر پیٹ بھر کر کھا پی چکا تو اس کیلئے ایک آرام دہ بستر آ گیا۔ بستر پر لیٹتے ہوئے مسافر خوشی سے سوچنے لگا: آخر مجھے گھر کے بزرگ کا پتہ چل ہی گیا۔

© Familieforlaget as